جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب و روز

یورپی یونین کے پارلیمانی اعلیٰ سطحی وفد کی دارالعلوم آمد:

گزشتہ ماہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے اہم ارکان پر مشتمل وفد نے دارالعلوم کا خصوصی دورہ کیا تھا۔ دارالعلوم کی عالمی شہرت اور اہمیت کی بناء پر بیرون ملک سے وفود کا سلسلہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اسی سلسلے میں یورپی یونین کے پارلیمنٹ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے بھی بروز ہفتہ ۷۱ر دسمبر دارالعلوم حقانیہ کا تفصیلی دورہ کیا۔ وفد کی سربراہی برطانیہ کی مسز نینا رگل نے کی۔ آپ کے علاوہ اس میں مسٹر نکلسن، مسٹر رابرٹ ایونسن وغیرہ شامل تھے۔ نینا رگل یورپی یونین پارلیمنٹ کی ایشین کمیٹی کی چیئر پرسن ہیں۔ آپ کے ہمراہ یورپی پارلیمنٹ کے دیگر سات اہم ممبران بھی تھے۔ گیارہ رکنی وفد نے دارالعلوم کے تمام شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ کیا اور طلباء اور علماء سے ملاقاتیں کیں اور دارالعلوم حقانیہ اور اس کے نصاب کے بارے میں تفصیلی بریفنگ انہیں دی گئی۔ سینیٹر مولانا سمیع الحق صاحب کی بیرون ملک ہونے کی وجہ سے وفد کی میزبانی مولانا حامد الحق حقانی MNA نے کی اور مختلف سوالات کے جوابات بھی آپ نے دیئے۔ آپ کے ہمراہ مولانا راشد الحق اور مولانا یوسف شاہ بھی تھے۔ وفد نے اس حقیقت کا اعتراف کیا کہ دارالعلوم حقانیہ ایک مکمل تعلیمی ادارہ ہے اور یہاں آ کر اور خود معائنہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اسلام اور دارالعلوم حقانیہ کے بارے میں مغرب میں بڑی غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں۔ اس موقع پر مقامی صحافیوں نے چیئر پرسن نینا رگل اور ممبران پارلیمنٹ سے سوال کیا کہ آپ نے مولانا سمیع الحق کو کیوں یورپی یونین کے پارلیمنٹ آنے سے روکا تھا؟ آپ لوگ تو جمہوریت کے علمبردار ہیں؟ اس موقع پر نینا رگل نے شرمندگی کے ساتھ اعتراف کیا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا دراصل یہ ایک معمولی غلط فہمی کی بناء پر ہوا تھا۔ میں ذاتی طور پر مولانا کا احترام کرتی ہوں اور ہماری یہاں مولانا سمیع الحق کی رہائش گاہ پر آمد اسی لئے ہے کہ ہم وہ پرانا تاثر ختم کر سکیں اور ہم دارالعلوم حقانیہ کی مزید ترقی کی امید کرتے ہیں۔ یہاں آ کر ہمیں دلی مسرت ہوئی۔

حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کا سعودی عرب اور ترکی کے اسفار:

۲ر دسمبر ۲۰۰۶ء کو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ سعودی عرب ریاض ایک خصوصی کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ جو تین چار دسمبر کو شہزادہ نائف بن عبدالعزیز وزیر داخلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ یہ ایوارڈ سنت نبویہؐ اور اسلامی موضوعات پر اہم کام کرنے والے شخصیت کو دی جاتی ہے۔ یہ کانفرنس پرنس نائف ایوارڈ

کے سلسلے میں منعقد کی گئی تھی۔ کانفرنس میں دنیا بھر سے سکالرز اور علماء کو مدعو کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا مدظلہ پاکستان سے خصوصی طور پر مدعو کئے گئے تھے۔ بعد میں آپ نے سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ سے بھی خصوصی ملاقات کے پروگرام میں بھی شریک ہوئے۔ اور آپ نے عالم اسلام اور مسلمانوں کو درپیش اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا۔ واپسی آپ مدینہ منورہ اور ادائیگی عمرہ کے لئے مکہ معظمہ بھی تشریف لے گئے اور سات دسمبر کو آپ پاکستان واپس تشریف لائے۔

ترکی کا سفر:

۱۳ ردسمبر کو حضرت مولانا مدظلہ ترکی استنبول میں ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ کانفرنس عراق کے سُنی مسلمانوں کی حمایت کے سلسلے میں منعقد کی گئی تھی۔ جس کا اہتمام الحملۃ العالمیۃ لمقاومۃ العدوان (گلوبل اینٹی ایگریشن کمپین) کی طرف سے کیا گیا تھا' سعودی عرب کے شیخ سفر الحوالی اور قطر کے ڈاکٹر عبدالرحمان عمر نعیمی وغیرہ اس کے میزبان تھے۔ اس ادارہ کی تاسیس پچھلے سال قطر میں دوحہ کانفرنس میں ہوئی تھی' مولانا سمیع الحق صاحب بھی اسکے تاسیسی اجلاس میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ اپنے خطاب میں کہا کہ کانفرنس کا اہم موضوع عراق کی صورتحال بالخصوص عراق میں اہل سنت کے ساتھ داخلی اور خارجی طاقتوں کا ظالمانہ برتاؤ ہے۔ کانفرنس میں عالم عرب' افریقہ اور عرب ممالک سمیت علماء دانشور سیاسی و دینی تنظیموں کے قائدین نے شرکت کی۔ کانفرنس کی افتتاحی تقریب جو خصوصی اہم نشست تھی' سے عراقی علماء کے صدر ڈاکٹر حارث انصاری' سیکرٹری جنرل ڈاکٹر عبدالرحمٰن نعیمی' ڈاکٹر عدنان نعیمی' ڈاکٹر ناصر بن سلیمان العمر اور حضرت مولانا سمیع الحق نے خطاب کیا۔ مولانا مدظلہ نے کہا ہے کہ امریکی استعمار عراقی عوام میں نسلی لسانی اور فرقہ وارانہ دراڑیں ڈال کر اپنے سامراجی مقاصد پورا کرنا چاہتا ہے۔ آج پوری امت ان سازشوں کا شکار ہے۔ اگر ہمارا کوئی بھی طبقہ اپنے بھائیوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتا ہے تو وہ دشمن کا آلہ کار بنتا ہے۔ مولانا مدظلہ نے عراقی عوام کے ساتھ پاکستانی عوام کی مکمل یکجہتی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور کہا کہ امریکی دباؤ پر پاکستانی افواج عراق بھیجنے کی تجویز کے خلاف پاکستانی علماء اور تنظیموں کے شدید دباؤ اور متفقہ فتوی کی وجہ سے حکومت اس تجویز کو رد کرنے پر مجبور ہوئی آج بھی عراق کا مسئلہ شعیہ سنی عربی اور کردی نہیں ہے بلکہ اس کی پشت پر دشمن کے سیاسی عزائم ہیں دشمن دہشت گردی از خود پیدا کر رہا ہے۔ اور الزام مسلمانوں پر لگا رہا ہے جبکہ اپنی آزادی کی حفاظت اور خود مختاری کی جدوجہد کا حق ہر قوم کو ہے اور اسلام نے اس حق کو مقدس جہاد قرار دیا ہے۔ مولانا مدظلہ نے کہا کہ عراق ہماری تہذیب و ثقافت علم و ادب کا قلعہ ہے اگر دشمن اسے تقسیم کرنے میں کامیاب ہوگیا تو کوئی بھی دوسرا عرب یا اسلامی ملک اپنی آزادی کی حفاظت نہیں کر سکے گا عراق کے سنی مسلمانوں کے ساتھ ظلم و بربریت کی خبروں سے پورے عالم اسلام میں تشویش کی لہر دوڑ رہی ہے۔ عراق کے عوام اور عالم اسلام کو اپنی ساری توجہ مشترکہ دشمن سے آزادی حاصل کرنے پر مبذول رکھنی چاہیے۔ امت کے سارے مشکلات کا حل اتحاد اور قومی یکجہتی میں ہے۔ مولانا مدظلہ نے